رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ يَتَبَشَّرُ بِكَ اُمَمٌ كَثِيْرَةٌ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مدثر دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۶ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ - ۵ احسان ۱۳۴۷ھش - ۵ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۲۴

13

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-• ربوہ ۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ ٹانگ میں درد اور ضعف کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

-• ربوہ ۴ احسان۔ محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب کے والد حضرت منشی عبد الحق صاحب تاحال شدید بیمار ہیں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

-• میرے بیٹے عزیز یونس احمد اسلم درویش قادیان کی حالت بدستور تشویشناک ہے ابھی تک افاقے کی کوئی صورت نظر نہیں آئی احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے اور عزیز کو کامل صحت عطا فرما کر اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے سر پر باپ کا سایہ دیر تک قائم رکھے۔ آمین

(محمد شفیع اسلم دارالرحمت وسطی ربوہ)

-• میرے ماموں صوبیدار میجر عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنک نمبر ۳۵۲ گوجرہ کا مثانہ کی پتھری کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (عزیز اللہ گوجرہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے

جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا

"یاد رکھو کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤں گا یا ایسی کیمیا حاصل ہو جاوے گی کہ گھر بیٹھے روپیہ ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے کہ ان باتوں کو لوگوں سے چھڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں بوڑھا ہو گیا لیکن کبھی نہیں دیکھا کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے لیکن ابتدا میں ابتلا کا آنا ضروری ہے تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جائے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود ❊ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

دوسرے ابتلا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلا دے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے متقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پر مار کھاتے ہیں لیکن منہ نہیں پھیرتے اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے وہی سنت برتتا ہے جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا لیکن اخلاص ضروری ہے کوئی دل اس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اس کی خوبی ہے کہ نہیں لیکن جو اسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح اور درود پڑھنے والی بن جائے۔ اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (روزانہ) کم سے کم دو سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار۔ بچے ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم تعداد میں (اور زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

مسعود احمد بلوچ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ احسان ۱۳۴۳ ہش

خدا تعالیٰ کی شناخت

موجودہ دنیا میں اخلاقی اقدار کا فقدان اور انکار خدا کی بیماری سارے گزشتہ زمانوں سے زیادہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے سائنسی علوم میں بڑی ترقی کر لی ہے اور اپنا سارا زور انہی علوم کے حصول میں لگا دیا ہے چونکہ انسان کے ظاہری حواس پنجگانہ مادیات سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں اس لئے لازماً انسان مادیاتی کمالات کی طرف راغب ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کمالات سے انسان کی مادی ضروریات وابستہ ہیں جس طرح بچہ پیدا ہوتے ہی دودھ سے رغبت رکھتا ہے۔ اور اس کو اپنے حال سے اس کے سوا کوئی خبر نہیں ہوتی وہ نہ ماں باپ کو پہچانتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ دودھ اس کو کہاں سے مل رہا ہے۔ چنانچہ آج کل مائیں شیشی کے ذریعہ دودھ دینے کی عادی ہو گئی ہیں مائیں شیشی بچہ کے منہ سے لگا کر آپ علیحدہ ہو جاتی ہیں اور دوسرے کاموں میں مصروف رہتی ہیں بچہ شیشی سے دودھ پیتا رہتا ہے اور چونکہ اپنے بھوک کے جذبہ کی تسکین ہی اس کے مدنظر ہوتی ہے اس لئے اس کو دنیا و مافیہا سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ لیکن جوں جوں بچہ عمر میں بڑھتا ہے اس کی دلچسپیوں میں بھی وسعت ہوتی چلی جاتی ہے وہ ماں باپ کو پہچاننے لگتا ہے۔ اور ہر چیز کو دیکھتا ہے اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ماحول کی وسعت مادہ سے آگے نہیں بڑھتی مگر ماں اور غیر ماں میں فرق کرنے کا امتیاز ایک لحاظ سے مادی نہیں رہتا۔ گو اس کا تعلق مادی ہستیوں سے ہوتا ہے اب وہ بہنوں اور بہن بھائیوں کو بھی پہچاننے لگتا ہے اور اچھے برے میں امتیاز بھی کرنے لگتا ہے۔

آج بھی دنیا کے لوگ نوزائیدہ بچہ کی طرح صرف مادی ماحول ہی میں مقید ہیں اور جہاں تک ان کی عقل کام کرتی ہے وہ سائنسی علوم و فنون میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور محض حیوانی جذبات کی تسکین کی حد تک ہی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اخلاقی اقدار معاشرہ میں مردہ ہو گئی ہیں اور انسان صرف مادی مفادات کو ہی سب کچھ سمجھنے لگا ہے۔

ظاہر ہے کہ اخلاقی اقدار کا فقدان کسی خاص وجہ سے بڑھ رہا ہے اور وہ خاص وجہ یہ ہے کہ انسان کو کسی غیبی ہستی پر ایمان نہیں رہا۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ خاص سائنسی ترقی کی انتہائی وجہ سے بھی زندگی میں وہ اطمینان قلب موجود نہیں رہا جس کی انسان کے دل کی گہرائیوں میں تڑپ موجود ہے۔ انسان بے شک جسمانی حواس کی تسکین چاہتا ہے۔ مثلاً بھوک لگتی ہے تو کھانا کھاتا ہے پیاس لگتی ہے تو پانی پیتا ہے لیکن اس کے باوجود آج مادی زندگی گزارنے کے لئے بہت سے سامان سائنسی علوم و فنون میں ترقی کی وجہ سے انسان کو حاصل ہو چکے ہیں انسان کمال ہیں کہ انہیں وہ اطمینان قلب نصیب نہیں جس کی خواہش ان کے دل کی گہرائیوں میں موجود ہے اس لئے باوجود ہزاروں سہولت کے سامان موجود ہوتے ہوئے بھی وہ خوش نہیں ہیں۔ اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔

ایسی خراب حالت میں سنجیدہ لوگوں نے سوچنا شروع کیا ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بغیر اخلاقی اقدار کی تجدید کے موجودہ دنیا میں امن و امان اور اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ان کا سائنسی علم تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اس لئے وہ جانتے ہیں کہ اخلاقی اقدار کی کوئی استوار بنیاد قائم نہ ہو اخلاقی اقدار کی تجدید نہیں ہو سکتی۔ آخر بڑے بڑے سائنسدان اور فلسفہ دان غور و خوض سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اخلاقی اقدار کی تجدید ایک قادر مطلق ہستی پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بڑے بڑے سائنسدانوں نے اپنے سائنسی تجربہ کی بناء پر ایسے دلائل باری تعالیٰ کے وجود پر قائم کئے ہیں جن سے کسی ایسے قادر مطلق وجود کا موجود ہونا ضروری قرار دیا جا سکتا ہے۔

ایک طرف تو دہریہ سائنسدانوں نے انکار خدا کے حق میں بڑے بڑے دلائل جمع کر رکھے ہیں تو دوسری طرف دوسرے سائنسدانوں نے باری تعالیٰ کے وجود کی ضرورت کے لئے اور ایسے وجود کے موجود ہونے کے دلائل پیدا کئے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ہونے کے لئے دلائل نہایت ضروری ہیں اور عقل مند انسان ان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں لیکن ان دلائل سے انسان کو باری تعالیٰ کے وجود پر وہ یقین حاصل نہیں ہو سکتا جو اخلاقی اقدار کی ٹھوس بنیادیں بن سکتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ سائنسی اور فلسفیانہ دلائل کی حد تک ہی باری تعالیٰ کے وجود کے قائل ہیں وہ قائل ہوتے ہوئے بھی اخلاقی اقدار سے مبرا رہ سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے ان کا ایمان ظنی ہوتا ہے۔ کسی ٹھوس حقیقت پر مبنی نہیں ہوتا۔ بہت ممکن ہے کہ وہ اس پر حکمت کارخانہ قدرت کے صانع کا تصور صرف اس حد تک رکھتے ہوں کہ ایسی ہستی کا ہونا تو ضروری ہے۔ مگر ہمارے کردار کے ساتھ اس کے وجود کا کوئی تعلق نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اخلاقی اقدار کو کوئی ٹھوس بنیاد حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایسا وجود تو اسی وقت صحیح معنوں میں ماننے کے قابل ہے کہ جب وہ ہمارے کردار پر بھی اثر انداز ہوتا ہو اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا علم ہو جس پر ہم اپنے کردار کے اچھے برے کا اندازہ کر سکیں جن سے اخلاقی اقدار ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ جس طرح محض سبب کے تصور سے سبب کی حقیقی لذت کا علم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سائنسی دلائل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا صحیح تصور ہمارے دلوں میں قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی صحیح شناخت ضروری ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ لمس سے چھو سکتے ہیں۔ پھر اس کے وجود کا ٹھوس ثبوت کس طرح مل سکتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی شناخت کر سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور قطعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء متقدمین سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہیں۔ اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر رہی انہوں نے اس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور کامل یقین کو جو ہے کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے نصیب نہ ہوا۔ یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے۔ خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دیوے پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے دل ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۰)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب جدّوجہد

14

سکولوں، گرجاؤں اور یونیورسٹیوں میں تقاریر ۔ اخبارات اور ریڈیو پر انٹرویو

چھ افراد کا قبولِ اسلام

امریکہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ جنوری تا مارچ ۱۹۶۸ء

(مکرم سیّد جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ عرصہ دورانِ رپورٹ میں امریکہ مشن کی تبلیغی سرگرمیاں کامیابی کے ساتھ جاری رہیں۔ تقسیم لٹریچر۔ تقاریر اور ریڈیو پر انٹرویو کے علاوہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی بابرکت تقاریب منائی گئیں۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے کا جذبہ ہر سال بڑھتا جا رہا ہے۔ امسال پہلے سالوں سے بڑھ کر احباب نے جانوروں کی قربانی میں حصہ لیا۔ کئی ایک مشنوں میں غیر مسلمین کو مدعو کیا گیا اور انہیں تبلیغ کی گئی۔ اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی سعی میں نہ صرف مبلغین نے بلکہ احبابِ جماعت نے بھی حصہ لیا اور اپنا وقت خرچ کر کے اس کارِ خیر میں شرکت کی۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن (حال مقیم ڈیٹن) اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

عید الفطر

امسال ۶۸ء کی ابتداء اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عید سے ہوئی۔ یکم جنوری کو امریکہ میں عید الفطر کی تقریب منائی گئی تمام مقامی احباب کو اور نواحی جماعتوں کے احباب کو بھی عید کی اطلاع اور دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اگر ممکن ہو تو نیویارک میں آکر ادا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یکم جنوری کو مقامی احباب کے علاوہ فلاڈلفیا سے بھی سات آٹھ افراد عید میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ بعض غیر از جماعت احباب اور بعض غیر مسلم احباب تشریف لائے۔ ۹½ بجے عید الفطر کی نماز ادا کی گئی جس کے بعد خطبہ عید میں عید کے مفہوم اور اس تقریب کے منانے کی فلاسفی بیان کی گئی۔ نماز و خطبہ عید الفطر کے بعد دعا کی گئی اور اس کے بعد تمام حاضرین نے مل کر کھانا کھایا۔ مقامی احباب اپنے لئے اور متوقع مہمانوں کے لئے کھانا تیار کر کے اپنے اپنے گھروں سے لائے اور پھر اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا گیا۔

عید الاضحیہ

۹ مارچ کو عید الاضحیہ کی تقریب تھی اس وقت خاکسار ڈیٹن میں مقیم تھا۔ عید کے لئے تمام احباب کو وقتِ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اطلاع دی گئی اور بفضلہٖ تعالےٰ احباب وقت پر مسجد پہنچ گئے اور ۹½ بجے نمازِ عید پڑھائی گئی اور بعد میں اس عید کی اہمیت اور حضرت ابراہیم و حضرت ہاجرہ و حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانیوں سے حاصل شدہ اسباق کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی اور بتایا گیا کہ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر میں دعا ہوئی پھر وہ احباب جنہوں نے قربانی دینی تھی مذبح کی طرف چوبیس میل کے فاصلہ پر کاروں پر روانہ ہوئے۔ مقامی اخبار کا نمائندہ و فوٹو گرافر بھی ہمراہ گئے۔ چنانچہ اخبار نے اگلے دن ہماری عید الاضحیہ کی تقریب اور گائے و بھیڑ کی قربانی کا ذکر کیا اور بتایا کہ تمام اسلامی دنیا میں یہ عید منائی گئی اور قربانی کا مفہوم بھی واضح کیا گیا۔

تقاریر

عرصہ زیرِ رپورٹ میں خاکسار کو ڈیٹن سے قریباً ۵۰ میل دور آکسفورڈ شہر Western College نے مدعو کیا۔ دو اور تین مارچ ۶۸ء کو کالج کی طرف سے مذہب اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے چار اجلاس منعقد ہوئے جس میں لاس انجلیز سے ایک مصری عالم ڈاکٹر علی بھی شریک ہوئے اور ڈیٹن سے خاکسار۔ چنانچہ ان اجلاسوں میں کئی دفعہ تقاریر کرنے اور اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا موقع ملا۔ ان تمام اجلاسوں میں خاکسار کے ساتھ برادرم راجہ عبد الخالق صاحب بھی تشریف لے گئے جو کہ ہمارے سابق مبلغ ڈیٹن مکرم میجر عبد الحمید صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ اسی طرح اسی کالج نے ۲۰ مارچ کو خاکسار کو ایک خاص اجلاس میں تقریر کرنے کے لئے بلایا جس میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اور سوا گھنٹے کی تقریر کے بعد پھر سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ علاوہ طلبہ کے وہاں کے پروفیسروں نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ان کے مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اسی طرح یہاں کے ایک چرچ کی طرف سے بھی خاکسار کو اسلام پر روشنی ڈالنے کے لئے بلایا گیا ساٹھ کے قریب حاضرین میں خاکسار نے تقریر کی اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ان میں اپنا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور مسجد میں آنے کی بھی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر ڈیٹن کے امیر برادرم محمد قاسم صاحب اور ایک دوست محمد رفیق صاحب ساتھ تشریف لے گئے۔

ڈیٹن کے قریب ہی ایک اور چرچ کے طلبہ کے انچارج کی طرف سے اسلام پر روشنی ڈالنے کے لئے مدعو کیا گیا جا کر خاکسار نے ساٹھ کے قریب طلبہ کے سامنے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر لٹریچر تقسیم کیا گیا ان کے ایک پروفیسر نے بہت دلچسپی لی اور اجلاس کے بعد بھی نصف گھنٹہ تک سوالات کر کے مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔

یہاں ایک انٹرنیشنل کلب ہے جس میں مختلف یورپین ایشین اقوام کے باشندے شریک ہوتے ہیں ان کے اجلاس میں خاکسار نے قرآن مجید اور احادیث سے اوخیہ پڑھ کر ان کا انگریزی میں ترجمہ سنایا۔ اسلامی دعاؤں کی جامعیت اور افادیت سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

اسی طرح خاکسار یونیورسٹی آف ڈیٹن کی انٹرنیشنل کلب میں مع راجہ عبد الخالق صاحب شریک ہوا۔ طلبہ کے پریذیڈنٹ اور ان کے علاوہ دیگر طلبہ کو دیر تک تبلیغ کرنے کا موقع ملا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ڈیٹن میں واقعہ مسجد احمدیہ کے حلقہ کے تمام معززین اور خصوصاً چرچ کے عہدیداران کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ہر ایک چرچ اپنے زیر اثر احباب و حلقہ میں کس طرح صفائی کا اہتمام رکھے اور شہر کو نمونہ کا شہر بنائے۔ اس موقع پر اسلام نے صفائی کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کرنے کا موقع ملا۔

دورے

نیویارک میں قیام کے دوران نیویارک کی قریبی جماعتوں کے احباب کے ہاں جا کر ان کو مزید دینی خدمات بجا لانے کی تلقین کی گئی۔ نیویارک سے باہر پٹس برگ۔ ایتھنز۔ لوئی ول۔ ڈیٹرائٹ اور کلیولینڈ مقامات کے بھی دورے کئے۔

پٹس برگ

۱۴ اور ۱۵ جنوری ۶۸ء کو پٹس برگ میں امریکہ میں احمدی جماعتوں کے تمام امراء اور بجٹ کمیٹی اور احمدیہ کارپوریشن کے ڈائریکٹرز اور مبلغین کے اجلاسات منعقد کئے گئے۔ اس موقع باوجود موسم کی خرابی کے اور برفباری کے عہدیداران دور دور سے شرکت کے لئے تشریف لائے ان اجلاسات میں تربیتی و تبلیغی امور کو احسن طور پر سرانجام دینے کے لئے مشورے کئے گئے۔

ایتھنز

ڈیٹن میں قیام کے بعد پھر ایتھنز دورہ کیا جہاں پر پروفیسر ڈاکٹر بشارت احمد منیر صاحب یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور ساتھ اپنے زیرِ اہتمام ایک فنڈل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا بھی اہتمام

کیا ہوا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے بعض فرائض سرانجام دینے کے لئے خاکسار دو دفعہ وہاں گیا۔

ریاست Kentucky میں ہماری جماعت ہے اور مکرم کریم اللہ عبید صاحب زیروی یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں خاکسار وہاں گیا۔ دوستوں کو بلا کر ایک اجلاس منعقد کیا جس میں احباب کو نصائح کی گئیں اور ان کو منظم طور پر تربیتی امور اور تبلیغی امور کی سرانجام دہی کی تلقین کی گئی۔

اس کے علاوہ مقامی روزنامہ سے بھی رابطہ پیدا کیا گیا جس نے ہماری جماعت کے متعلق ابتدائی معلومات اور خاکسار کی وہاں پر آمد کے بارہ میں خبر مع تصویر شائع کی۔ اخبار کے ذریعہ وہاں کے لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا فرمایا۔

ریاست مشی گن کے شہر Detroit میں ہماری جماعت قائم ہے اور ان کو بھی جماعتی کاموں میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔

ریاست Ohio میں کلیولینڈ شہر میں ہماری جماعت قائم ہے وہاں کا بھی دورہ کیا گیا۔ وہاں کے مقامی اخبار نے میری اور مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب کی تصاویر شائع کر کے میرے دورے کا ذکر کیا۔

ڈیٹن:- نیویارک سے مرکز کی ہدایات کے مطابق عارضی طور پر ڈیٹن میں قیام اختیار کرنے کے بعد یہاں کے مقامی اخبار "ڈیٹن ڈیلی نیوز" سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ انہوں نے اپنا نمائندہ مع فوٹو گرافر مسجد بھیجا جس نے انٹرویو لیا اور پھر اخبار میں نمایاں جگہ پر تصویر دے کر انٹرویو شائع کیا۔ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان دربارہ ڈاکٹر ڈوئی کو اس اخبار نے نمایاں جگہ دی جس کے نتیجہ میں بعض احباب اسلام میں دلچسپی لینے لگے۔ بعد میں مسجد میں تشریف لائے اور مزید معلومات حاصل کیں۔

قرآن مجید کا امتحان

قرآن مجید کے تیسرے پارہ کے ترجمہ اور مفہوم کا امتحان ۲۸ جنوری کو لیا جانا تھا چنانچہ اس کا پرچہ تحریر کر کے تمام جماعتوں میں پہنچایا گیا پھر بعد میں حل شدہ پرچے دیکھ کر نمبر لگائے گئے اور پاس ہونے والوں کا نتیجہ احمدیہ گزٹ میں شائع کیا گیا۔

احمدیہ گزٹ

احمدیہ گزٹ باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا اس میں قرآن مجید میں سے آیات کا ترجمہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ شائع کرنے کے علاوہ مقامی اعلانات و خبریں شائع کی جاتی رہیں۔ اس رسالہ کے ذریعہ مرکز احمدیت اور خلافت سے وابستگی پیدا کرنے کے علاوہ بیداری اور مقامی کارکردگی میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اجلاس:- ہر اتوار کو مشن ہاؤس میں اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ تربیت کے لئے درس قرآن مجید۔ درس حدیث اور کسی ایک موضوع پر تقریر کی جاتی ہے یہ سلسلہ ہر اتوار کو تقریباً ۲½ گھنٹہ جاری رہتا ہے۔ بعض اجلاس تبلیغی نوعیت کے بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن میں غیر احمدی احباب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے اجلاسوں میں مقامی یونیورسٹی کے طلبہ۔ ایک دفعہ دو پادری بھی آئے۔ اور اسی طرح بعض دوسرے ممالک کے طلباء فلپائن، مصر کے شریک اجلاس ہوئے۔

جمعہ:- خطبات جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشادات کا مفہوم واضح کر کے احباب کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی رہی

زائرین:- کئی زائرین مسجد اور مشن ہاؤس آتے رہے جن کو مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی اور مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ ان زائرین میں بھی یونیورسٹی کے طلبہ و پادری و دیگر احباب شامل ہیں۔

تربیتی کلاس

بچوں کو دینی واقفیت بہم پہنچانے کے لئے خاص کلاس منعقد ہوتی ہے۔ بچوں کو یہاں کے امیر برادرم محمد قاسم صاحب (امریکن احمدی) پڑھاتے رہے اور مستورات کو یہاں کی امریکن بہن کریم شفیق قرآن مجید پڑھنا سکھلاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

خط و کتابت:- آمدہ خطوط کے جوابات دیئے جاتے رہے اسی طرح دیگر مبلغین کرام سے بھی بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم رکھا گیا۔ عہدیداروں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جاتا رہا اور مزید مساعی کے لئے تلقین کی جاتی رہی۔ اسی طرح زیر تبلیغ احباب کو بھی خطوط لکھے جاتے رہے۔ بعض قبلیوں سے بھی خط و کتابت جاری رہی۔

قبولِ اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں یہاں ڈیٹن میں ایک دوست مسٹر جان گوئیم بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے جن کا اسلامی نام عبد الغنی رکھا گیا۔ اسی طرح ایک اور دوست مسٹر Lowejoy نے Lewisburg سے بیعت کی جن کا اسلامی نام محمد عبد اللہ رکھا گیا۔

حلقہ شکاگو

مکرمی شکر الٰہی صاحب اس حلقہ کے انچارج ہیں وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

دفتر:- ہمارا شکاگو کا دفتر ہر روز کھلا رہتا ہے۔ یہ دفتر ڈاؤن ٹاؤن کے ایک نہایت عمدہ حصے میں واقع ہے اور شہر اور نواحی بستیوں سے آسانی سے لوگ آ سکتے ہیں۔

اجلاسات:- باقاعدہ اجلاسات اور تعلیمی کلاسیں ہر اتوار کو بعد دوپہر منعقد ہوتی ہیں۔ جمعہ کی نماز باقاعدہ شکاگو میں ہوتی ہے۔ واکیگن مشن کے ممبروں کے لئے خاص کلاسیں اکثر اوقات لی جاتی ہیں۔ ممبران اکثر ڈائن میں اسباق لینے کے لئے ہمارے گھر آتے ہیں۔ سینٹ لوئیس اور ملواکی میں بھی اجلاسوں کا انتظام کیا گیا۔

عید الفطر:- شکاگو مشن کے احباب عید الفطر کے روز تمام دن مشن میں ٹھہرے۔ نماز عید ادا کی گئی اور دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں مہمان بھی مدعو کئے گئے۔ عید کے پروگرام ملواکی اور سینٹ لوئیس میں بھی منعقد ہوئے۔

عید الاضحیٰ:- یہ عید بھی ہمارے سرکل کے تمام مشنوں میں منائی گئی۔ جماعت شکاگو کے ممبران نے ایک گائے اور کچھ بکرے ذبح کئے۔ واکیگن۔ کینوشا۔ ملواکی اور سینٹ لوئیس کے ممبران نے بھی قربانیاں دیں اور نماز عید ادا کی۔ تمام مشنوں میں اجلاسات منعقد کئے گئے جن میں مہمانوں کو مدعو کیا گیا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر:- اس سہ ماہی میں ۳۵ ہزار کی تعداد میں پمفلٹ اور یک ورقہ اشتہارات ہمارے شکاگو آفس سے شائع کئے گئے۔ چھوٹے اشتہارات شکاگو۔ ملواکی اور سینٹ لوئیس میں تقسیم کئے گئے۔ معلومات حاصل کرنے کے لئے بہت سے خطوط آئے۔

ایک ایسا پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کے تحت کثرت سے چھوٹے چھوٹے اشتہارات شائع کئے جائیں گے۔ کتابوں کا زیادہ تعداد میں مفت تقسیم کرنا بہت مشکل ہے۔ بہت سی کتب ایسے لوگوں کے لئے پڑھنی مشکل ہوتی ہیں جنہیں مذہب سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی اس لئے مختصر اشتہارات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جو امریکن لوگوں کے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ہمارے ایسے اشتہارات کو پڑھ کر دور دراز کے علاقوں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط آ رہے ہیں۔

بہائی میٹنگ:- بہائی مذہب کے دو جلسوں میں مجھے شرکت کے لئے دعوت دی گئی۔ یہ جلسے شکاگو میں منعقد ہوئے اور ان کی اچھی طرح پبلسٹی کی گئی۔ ان جلسوں میں وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ تمام دوسرے مذاہب بے کار ہو گئے ہیں اور اب صرف بہائیت ہی نئے زمانے کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔ میں نے پہلی میٹنگ میں تعدد ازدواج اور اسلام میں عورتوں کے مقام پر لیکچر دیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ اس مذہب کے اکثر ممبر یہ نہیں جانتے کہ خود عبد البہا کی دو بیویاں تھیں۔ اس حقیقت کے انکار پر وہ بہت حیران ہوتے ہیں۔

دوسرے اجلاس میں پہلے اجلاس میں کی گئی تقریروں پر سوالات اور ان کے جوابات کا وقت دیا گیا تھا۔ عام لوگ اس اجلاس میں مدعو نہیں کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں بہائیوں نے اپنے مرکزی مقام ولمیٹ سے ایک خاص مقرر اس موقع پر بلایا۔ جب ہماری بولنے کی باری آئی تو ہم نے دوبارہ "اسلام میں عورت کا مقام" کو پیش کیا اور یہ ثابت کیا کہ اب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو مستقبل میں انسانوں کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے۔ اس موقع پر کثرت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس پیغام سے حوالے دیئے گئے جو کہ حضور نے یورپ کے سفر کے دوران دیا۔ بہائی مقرر بہت گھبرایا اس نے تیار شدہ نوٹس پھینک دیئے۔ سوالوں کے وقت احمدیوں نے مقرر سے ان کی کتاب اقدس، پر سوالات کئے جو کہ بہائیوں کی طرف سے کبھی شائع نہیں ہوئی۔ یہاں کی بہائی جماعت کے ممبر بہت پریشان نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان پر یہودی چھا گئے ہیں۔

(باقی)

حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب مرحوم کچھی میمن کا ذکر خیر

15

(مکرم فضل کریم صاحب فاروقی بھیرہ)

محترم حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب مرحوم کچھی میمن کے سوانح حیات نہایت سبق آموز ہیں۔

مجھے ذاتی طور پر مرحوم سے نیاز حاصل نہیں تھا۔ لیکن بغداد (عراق) جہاں انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر اور آخری حصہ گزارا۔ وہاں سلسلہ کاروبار اور ملازمت جانے والے اپنے عزیزوں اور دوستوں سے جن کے ساتھ مرحوم کے دوستانہ اور گھریلو تعلقات تھے ان کے حالات سن کر ایمان تازہ ہوتا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے اور ان سے ایک غائبانہ انس پیدا ہو گیا ہے مرحوم کے جو حالات ان کے صاحبزادے نور محمد عبد اللطیف صاحب نے اپنے ایک خط میں لکھے اور ان کے جگری دوست مکرم میاں احمد گل صاحب پراچہ نے (جن کی تبلیغ سے وہ احمدی ہوئے) بیان فرمائے وہ احباب کی دلچسپی اور ازدیادِ ایمان کے لئے پیش کرتا ہوں۔

مرحوم قصبہ مانڈوی کچھ (بھارت) میں ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے تھے چھوٹی عمر میں ہی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ اپنے ماموں کے پاس سینٹ لوئیس (ماریشس) جہاں وہ تجارت کرتے تھے چلے گئے۔ ماموں کی ملازمت کے دوران کچھ عرصہ عدن یمن اور مکہ مکرمہ رہے اور عربی زبان میں مہارت اختیار کر لی۔ بڑے محنتی ہوشیار اور دیانتدار تھے ماموں ان سے بیحد خوش تھے اور بڑی محبت کرتے تھے بمبئی میں کاروبار کرنے والے ان کے رشتہ داروں نے ان کے تجربہ اور صاف حمیدہ کے باعث انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں وہ کویت چلے گئے اور وہاں سے بصرہ گئے جہاں اپنا کاروبار کرتے رہے اور وہاں کے بڑے تاجروں میں شمار ہونے لگے بغداد میں مستقل رہائش اختیار کر لی بہت کما یا مگر عیش و عشرت اور شراب کی لت پڑ گئی بڑے بڑے نقصان ہوئے ایک بڑا گودام مال سے بھرا ہوا جل کر راکھ ہو گیا۔ کھجوروں کی بھری دو کشتیاں جو عراق سے ہندوستان بھیجی تھیں ان میں سے ایک تو غرق ہو گئی اور دوسری ایرانی بحری قزاقوں نے لوٹ لی۔ مگر ہمیشہ بڑے صبر و تحمل سے نقصان برداشت کرتے اور کہا کرتے "میں اپنے رب کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوا" پھر محنت کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھرپور دیتا۔

آخر عیش و عشرت میں سب کچھ کھو بیٹھے۔ لیکن تھے بڑے تجربہ کار اور ہوشیار۔ میاں محمد اسحٰق صاحب پراچہ سے جن کے پاس میاں احمد گل صاحب پراچہ ملازم تھے ان کی شرکت ہوئی عادات اور مسلک وہی تھا ان کا اور ان کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ دوستوں کا یہ نظریہ تھا کہ شراب حرام نہیں ہے۔ ان کے تمام عزیز و اقارب خاص کر ان کے بڑے بھائی حاجی الیاس نور محمد صاحب نے ان کی اصلاح کے لئے بڑی کوشش کی مگر ناکام رہے اور مایوس ہو گئے تھے۔

ایک عربیہ عورت سے دوسری شادی کر لی۔ جس کے بطن سے ایک بیٹا ہوا مگر وہ دونوں فوت ہو گئے جس کا انہیں سخت صدمہ ہوا۔ غم غلط کرنے کو عیش و عشرت اور شراب اور زیادہ کر دی۔ پہلی بیوی کو ہندوستان بھیجدیا۔ تنہائی میں اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ اور اپنا مکان چھوڑ کر میاں احمد گل صاحب کے ساتھ ہی ایک کمرے میں رہنے لگے دونوں کے تعلقات بڑھتے چلے گئے۔ مگر میاں احمد گل صاحب کو ان کی حالت دیکھ کر رنج ہوتا تھا۔ ایک دن عشاء کے وقت آئے تو مرحوم میز پر بیٹھے اپنے ایک دوست کے ساتھ محو شراب تھے اور بالکل مخمور تھے یہ حالت دیکھ کر میاں احمد گل صاحب کو سخت رنج ہوا۔ برابر والے کمرے میں گئے اور نماز میں بڑے درد دل سے دعا کی کہ "اے میرے مولا تو قادر ہے اب یہ معاملہ میری برداشت سے باہر ہے یا تو اس شخص کی اصلاح فرما یا مجھے اس شرکت رہائش سے بچا"۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور حاجی صاحب میں یکدم تبدیلی ہونے لگی اور سلسلہ کی کتب وغیرہ کا مطالعہ شروع کر دیا اور تمام افعال شنیعہ سے آہستہ آہستہ دستکش ہو گئے۔

میاں احمد گل صاحب پہلے جماعت لاہور سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے بیعت خلافت ثانیہ کر لی اور حاجی صاحب مرحوم تردد میں پڑ گئے۔ لیکن کتب سلسلہ کا مطالعہ اور چھپان میں جاری رکھی۔ اس دوران میاں احمد گل صاحب فانقین آئل کمپنی میں ملازم ہو کر فانقین چلے گئے۔ آخر ۱۹۲۷ء میں حاجی صاحب مرحوم نے بیعت خلافت ثانیہ کر لی۔

ان کے احمدیت سے وابستہ ہونے کی نسبت ان کے صاحبزادے نور محمد صاحب عبد اللطیف نے یوں بیان کیا ہے۔ کہ مرحوم والد صاحب کی ایک عراقی بیوی تھی جس کا ایک لڑکا ہوا جس سے میری سگی والدہ اور والد صاحب مرحوم بہت محبت کرتے تھے۔ لیکن وہ لڑکا ساڑھے چار سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ چند ماہ بعد میری سوتیلی ماں بھی فوت ہو گئیں جس کا والد صاحب مرحوم کو سخت صدمہ ہوا۔ میری والدہ کو انہوں نے ہندوستان بھیجدیا۔ اکیلے رہنے لگے اور بہت اداس رہتے۔ صدمہ کی تاب نہ لا کر تسکین کے لئے خمر کا استعمال زیادہ کر دیا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ایک فرشتہ جو انسان کی شکل میں تھا۔ ان کے دل میں محبت ڈالتا ہے اور وہ میرے والد صاحب مرحوم سے کہتا ہے۔ کہ حاجی صاحب ایسے حالات میں اکیلا رہنا ٹھیک نہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی آپ کے پاس آ کر رہوں۔ مرحوم کہتے تھے کہ میں نے کہا ہاں آپ کا گھر ہے۔ بہت بڑا ہے اور خالی ہے آپ آ جائیں۔ یہ فرشتہ نما انسان ہمارا محسن محترم میاں احمد گل صاحب پراچہ تھے جو آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ والد صاحب مرحوم فرماتے سخت سردیوں کے موسم میں فجر کی اذان ہوتے ہی جبکہ پانی برف کی مانند ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خدا کا یہ بندہ نلکے سے پانی لیکر وضو کرتا اور بڑے خلوص سے نماز ادا کرتا اور اس کے پڑھنے کی آواز میرے کانوں میں پڑتی۔ جس سے میرا دل بھر آتا اور میں دل ہی دل میں کہتا کہ میں اپنے رب کا کتنا شکر گذار بندہ ہوں۔ اس نے مجھے نوکر چاکر مال و دولت عزت و ثروت سے کتنا نوازا ہے۔ مگر میں ہوں کہ کبھی اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا میاں صاحب کے عملی نمونہ سے ان کے دل میں ایک احساس اور درد پیدا ہونا شروع ہوا اور وہ خواب غفلت سے جاگ اٹھے۔ وہ روزانہ جاگ پڑتے اور پراچہ صاحب کی نماز سے سلف اٹھاتے۔ اور ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ملامت بھی کرتے رہتے۔ کئی بار پراچہ صاحب نے کہا کہ آپ ملازم سے وضو کے لئے پانی گرم کرایا کریں۔ پھر آپ نے بھی نماز شروع کر دی مگر بے قاعدہ کبھی ایک کبھی دو۔ کبھی تین۔

پھر ان کے دل میں کشمکش شروع ہوئی کہ یا تو اس طرف ہو جاؤ یا اس طرف۔ دونوں چیزیں نہیں مل سکتیں یا خدا کے ہو کر رہو یا خمر کے۔ فرمایا کرتے کہ نماز کی وجہ سے میرا دکھ اور صدمہ کم ہوتا ہوا اور اطمینان حاصل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ پھر پراچہ صاحب کی عملی اور زبانی تبلیغ اور کتب سلسلہ اور لٹریچر پڑھنے سے ان پر ایسا اثر ہوا کہ نماز اور تلاوت قرآن میں باقاعدگی اختیار کر لی اور احمدیت کے زیر سایہ آ گئے والد صاحب مرحوم ہمیشہ ہم سے اور اپنے دوستوں سے پراچہ صاحب کا ذکر خیر کرتے رہتے اور فرماتے وہ فرشتہ سیرت انسان میرے محسن اور رہبر تھے وہ بتایا کرتے تھے کہ جب میں نے نماز میں شروع کیں اور اپنے اللہ کے حضور سر جھکایا تو ہر طرف سے مجھ پر مصائب اور مشکلات ٹوٹ پڑے۔ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ سب امتحان اور وقتی تکالیف ہیں۔ میں ثابت قدم رہا اور ہر چیز رب العالمین پر چھوڑ دی حاجی صاحب مرحوم سعید الفطرت تھے۔ مدلل محبت نے انہیں کچھ عرصہ کے لئے گم گشتہ راہ بنا دیا۔ پھر مشیت ایزدی انہیں کشاں کشاں صراط مستقیم پر لے آئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا پہلی بیوی سے اولاد ہوئی بڑے بیٹے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ ان کی زندگی کے چند واقعات جو ان کے صاحبزادے سے سلوم ہوئے موجب ازدیاد ایمان ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ "آپ ۱۹۵۰ء میں کراچی آئے تھے میں بھی ان کے ساتھ تھا بغداد سے ایک تار آیا۔ جو میں نے لیا مگر والد صاحب کو نہ دکھایا۔ اسمیں ایک مال گودام کے نذر آتش ہونے کی اطلاع تھی جسمیں ہمارا بہت سا مال تھا۔ والد صاحب کھانا کھانے کو تھے میں نے سوچا کہ وہ اطمینان سے کھانا وغیرہ کھا لیں تو بتاؤں گا۔ کھانے کے بعد انہیں تار دکھایا تو بغیر کسی ملال کے بڑے اطمینان سے کہا الحمد للہ۔ اور ان کی روزمرہ کی زندگی اور مشاغل پر اس کا ذرا بھر اثر نہ ہوا۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت ہندو تارکین وطن کے مال و املاک سستے داموں بک رہے تھے میں نے بھی آپ سے کچھ خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا تو فرمایا بڑا افسوس ہے ہمیں تو ہندوؤں کی کوئی چیز خریدنی نہیں چاہیئے اگر نہ خریدیں گے تو گورنمنٹ کے ہاتھ آئے گی اور جو ہمارے بھائی ہندوستان سے لٹ لٹا کر ہجرت کر کے آئیں گے۔ ان کا یہ حق ہوگا"۔

مرحوم بڑے مخیر مہمان نواز بڑے ہمدرد اور بڑے وفادار دوست تھے۔ آپ جماعت بغداد کے بہت عرصہ تک پریذیڈنٹ رہے آپ نے ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

یوم خلافت پر مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

ساہی وال

۲۷ ہجرت بروز سوموار جلسہ زیر صدارت محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم محمد شریف صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبدالسمیع صاحب نے درثمین سے نظم پڑھی۔

سب سے پہلے محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد خاکسار نے "مقام خلافت اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "خلافت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر ایک پر مغز تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد "خلافت احمدیہ اور نوجوانوں کے فرائض" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو انکی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور حضرت کا عہد یاد دلاتے ہوئے بتایا کہ خلافت کے قیام و استحکام کے لئے سب سے زیادہ ذمہ داری نوجوانوں پر پڑتی ہے اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

(لطیف احمد شاہد مربی)

پشاور

۲۷ ہجرت بوقت ۵ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مستری فقیر محمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے نظم سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے برکات خلافت پر تقریر کی اسکے بعد مکرم میاں عبدالرفیق صاحب نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اوّل کے ارشادات دربارہ خلافت پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم مرزا احمد صاحب نے نظم سنائی اسکے بعد مولوی محمد صدیق صاحب مربی جماعت پشاور نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی آخر میں صدر جلسہ نے خلافت اور منکرین خلافت پر تقریر کی۔ جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔

(محمد لطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کیمبل پور

۲۷ ہجرت بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کیمبل پور میں محترم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت محترم مبارک احمد صاحب حسنات اور نظم محترم مبشر احمد صاحب نے فرمائی۔ ازاں بعد محترم مکرم مرزا محمد لطیف صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے خلافت کی اہمیت، ضرورت برکات و ثمرات اور جماعت احمدیہ کے افراد کے قیام خلافت کے بارے میں فرائض پر سیر حاصل تقریر کی تقریباً ½۱ گھنٹہ جاری رہی یہ بابرکت اجلاس ½۹ بجے رات ختم ہوا۔ محترم مرزا صاحب موصوف نے آخر میں دعا فرمائی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کوٹ مومن

۲۶ ہجرت کو جلسہ زیر صدارت شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے کی اور نظم خواجہ افتخار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد اس کے بعد ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب اور خواجہ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

بنی سرڈو

۲۷ ہجرت بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم مولوی محمد اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم نعیم اللہ نے کی۔ نظم درعدن سے مکرم رفیق احمد صاحب محسی نے سنائی۔

۱۔ مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم مقامی نے خلافت اور توحید باری۔

۲۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب واقف عارضی نے "خلافت کی اہمیت"

۳۔ مکرم فضل دین صاحب طارق واقف عارضی نے "خلافت کی ضرورت اور مقام۔

۴۔ مکرم غلام رسول صاحب بھٹی نے "خلافت ثانیہ کی صداقت پر شواہد" کے عنوانات پر تقاریر فرمائیں۔

۵۔ آخری تقریر صاحب صدر نے فرمائی عنوان تھا "جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام"

جلسہ کا پروگرام سوا گھنٹہ جاری رہا حاضری تسلی بخش تھی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

لالہ موسیٰ

۲۷ ہجرت بعد نماز عصر جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالوہاب صاحب مربی سلسلہ حلقہ کھاریاں مسجد احمدیہ حاجی پورہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک شیخ عبدالحق صاحب نے کی۔ اس کے بعد نظم قریشی محمد عالم صاحب نے پڑھی۔ الفضل کے خلافت نمبر میں سے شیخ عبدالحق صاحب نے خلافت کی اہمیت اسلام میں مضمون پڑھ کر سنایا بعدہٗ محمد عالم قریشی صاحب نے ماہنامہ الفرقان ربوہ میں سے خلافت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب نے خلافت کی اہمیت۔ تقریر فرمائی۔ بعد میں مولوی صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری مال)

مظفر آباد

۲۶ ہجرت اجلاس صبح ۹ بجے زیر صدارت مکرم خواجہ عطاء خان صاحب امیر علاقائی جماعتہائے احمدیہ آزاد کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عبدالودود طارق نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب طاہر نے خوش الحانی سے خلافت سے متعلق نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تقریر کی۔ پھر عبدالودود طارق اور مکرم شمیم احمد صاحب نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

آخر پر محترم جناب صاحب صدر نے اپنے خطاب سے سامعین کو نوازا اجلاس بعد دعا برخاست ہوا۔

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ)

واہ کینٹ

۲۶ ہجرت کو بعد نماز مغرب مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم میر مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی نظم مکرم مرزا احمد یعقوب صاحب نے پڑھی آذاں بعد مکرم شیخ احمد علی صاحب مکرم محمد الیاس صاحب نے خلافت کی برکات۔ اطاعت خلافت۔ خلافت کے ذریعہ دنیا میں اسلام کا عظیم الشان غلبہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھو پر تقاریر کیں دوران جلسہ مکرم میر مبشر احمد صاحب اور مکرم میر سرفراز علی صاحب نے نظمیں پڑھیں بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

محمد شفیع سلیم لودھی

سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ واہ

لجنہ اماء اللہ لاہور

۲۶ ہجرت (مئی) زیر صدارت صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ مسجد دارالذکر میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عزیزہ حبیبہ حلقہ صدر بازار نے بتایا کہ نظام خلافت کیا چیز ہے اور اسکی کیا غرض و غایت ہے اور اس کی کیا برکات ہیں۔ پھر محترمہ بشریٰ حسن صاحبہ نے اپنی تقریر میں نبی کی بعثت اور قدرت ثانیہ کے ظہور اور اسکی دائمی برکات کا ذکر کیا۔ ان کے بعد محترمہ شاکرہ صاحبہ نے اس موقعہ پر اپنی تیار کردہ تازہ نظم سنائی اور شاہدہ صدیقہ صاحبہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کے اقتباسات سنائے اور فرحت جبین صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ نے خلافت کا بابرکت نظام مضمون سنایا اور نظم کے بعد دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(سیکرٹری تعلیم لجنہ لاہور)

بنول

۲۷ ہجرت بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں اجلاس زیر صدارت نواب زادہ محمد امین خان صاحب صدر جماعت مقامی منعقد ہوا تلاوت مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب مربی سلسلہ نے کی اور نظم امتیاز احمد صاحب ابن مشتاق احمد صاحب ظہیر نے پڑھی۔ پہلی تقریر میں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ضیغم نے خلافت راشدہ اور خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ بیان فرمائی۔

بعد میں مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

ملک عباس انور یحییٰ انوں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امریکی اسلحہ اردن پہنچنا شروع ہو گیا

تل ابیب ۳ر جون۔ اسرائیل کے سرکاری ذرائع نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اسرائیلی فوجیں اردن کی جنگ بندی لائن پر بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ ان ذرائع نے کہا کہ اردن کے دارالحکومت عمان کی اس اطلاع کی بنیاد غالباً عرب چھاپہ ماروں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے جس نے اسرائیل میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔

قاہرہ کے سرکاری ترجمان اخبار الاہرام نے عمان کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی تھی کہ اسرائیل نے اردن کی سرحد کے ساتھ ساتھ جنگ بندی لائن پر تیس ہزار فوجی دستے جمع کر دیئے ہیں ان فوجی دستوں کی مدد کے لئے ٹینک اور دوسرا جنگی اسلحہ بھی موجود ہے عمان کی اطلاع میں اس خدشہ کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ اسرائیل اغوار کے علاقہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ علاقہ اردن کا حصہ ہے اور اسرائیل کا خیال ہے کہ اغوار کا علاقہ فلسطین کے حریت پسندوں کا مضبوط گڑھ ہے اسرائیل کے سرکاری ذرائع نے ان خدشات کی تردید کر دی ہے اور کہا ہے کہ وہ حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

واشنگٹن میں دفتر خارجہ سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے کہ امریکہ اردن کو ہتھیار بھیج رہا ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ اسلحہ کی اس سپلائی کا اردن کی سرحدوں پر اسرائیلی فوجوں کے اجتماع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دفتر خارجہ نے کہا کہ یہ اسلحہ جہازوں اور طیاروں کے ذریعہ اردن لے جانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ سپلائی دونوں ملکوں کے درمیان ایک کاروباری سمجھوتہ کی بنیاد پر کی جا رہی ہے جس کا پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے اس کا ان افواہوں سے تعلق کوئی تعلق نہیں ہے کہ اسرائیل اور اردن کی سرحدوں پر کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے۔

یاد رہے کہ امریکہ نے ۱۴ر فروری کو اعلان کیا تھا کہ وہ اردن کو اسلحہ کی سپلائی بند کر دے گا یہ پابندی عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان گزشتہ جون کی جنگ کے دوران لگائی گئی تھی۔

مصری فضائیہ کے طیارے جنگی پرواز کریں گے

قاہرہ ۳ر جون متحدہ عرب جمہوریہ کی فضائیہ کے طیارے ۵ر جون کو جنگی انداز میں پرواز کریں گے۔ قاہرہ کے اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ ۵ر جون کو اسرائیلی حملہ کی پہلی سالگرہ کے موقع پر جو فضائی پاسٹ ہوگا اس سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ ہماری فضائیہ پہلے سے زیادہ مستعد اور تیار ہے اسی روز صدر ناصر ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے قوم کو خطاب کریں گے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ صدر ناصر اپنی تقریر میں اہم انکشافات کریں گے۔

روسی بحری بیڑے کے جہاز وطن روانہ ہو گئے

روسی بحری بیڑے کے جہاز پاکستان کا خیر سگالی دورہ مکمل کر کے کلاسوس روانہ ہو گئے۔ کراچی کی بندرگاہ پر انہیں بڑی گرمجوشی سے رخصت کیا گیا۔ جب روسی بیڑے کے جہاز کھلے سمندر میں پہنچے تو پاکستانی بحریہ اور ان کے درمیان خوشگوار سفر کے لئے پیغامات کا تبادلہ ہوا۔

مردم خور لڑکے نے معصوم بہن کا جگر کھا لیا۔

آگرہ ۳ر جون۔ اتر پردیش کی پولیس نے یہاں گزشتہ روز ایک ۱۸ سالہ ہریجن لڑکے رام بابو کو اپنی ۵ سالہ بہن کو قتل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ رام بابو پر یہ الزام بھی ہے کہ اس نے اپنی کمسن بہن کو قتل کرنے کے بعد اس کا جگر نکال کر کھا لیا پولیس کے مطابق ملزم رام بابو اپنی بہن کو ایک قریبی گھنے جنگل میں لے گیا۔ جہاں اس نے معصوم لڑکی کو قتل کر ڈالا۔ وہ اسے جنگل میں کھیلنے کے بہانے لے گیا تھا پوچھ گچھ کے دوران رام بابو نے اقبال جرم کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ۵ سال قبل گھر سے بھاگ گیا اور جنگلوں میں مارا مارا پھرتا رہا اس دوران اسے مردم خوری کی عادت پڑ گئی۔ اور اس نے اپنی اس حیوانی حس کو پورا کرنے کے لئے پہلے بھی کئی قتل کئے ہیں۔ پولیس نے مقتولہ کا سر چار روز قبل جنگل سے برآمد کیا تھا۔

آسام میں شدید قحط

کھٹمنڈو ۳ر جون۔ آسام کے علاقہ روبلز میں کم سے کم پندرہ افراد بھوک سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس بات کا انکشاف گارو قبائل کے ایک لیڈر مسٹر برنس مومن نے کیا ہے۔ وہ آسام اسمبلی کے رکن تھے اور حال ہی میں حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف احتجاجاً مستعفی ہو گئے۔

مسٹر مومن نے بتایا ہے کہ گارو پہاڑیوں کے صرف دو گاؤں میں پندرہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں انہوں نے مرنے والوں کے نام اور تاریخ وفات کی تفصیل بھی پیش کی ہے شیلانگ سے کھٹمنڈو پہنچنے والی خبروں کے مطابق مسٹر مومن نے کہا کہ ۸۰۰ مربع میل علاقہ کے ۵۰ ہزار باشندے سخت قحط اور فاقہ کشی کا شکار ہیں۔

یمن کے امام بدر کو معزول کر دیا گیا

صنعاء ۳ر جون۔ یمن کے سابق بادشاہ امام البدر کو جو جمہوری حکومت کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں، امامت سے معزول کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ ان کے بیٹے شہزادہ عبداللہ کو بادشاہ بنا دیا گیا ہے۔ امام بدر کی معزولی کا فیصلہ ایک چار رکنی کونسل نے کیا تھا جس میں امام کے رشتہ کے ایک بھائی بھی شامل تھے۔

یاد رہے کہ پانچ سال قبل یمن کی فوج کے سربراہ جنرل عبداللہ السلال نے امام محمد البدر کی حکومت کا تختہ الٹ کر حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اس انقلاب میں شاہی خاندان کے متعدد افراد مارے گئے تھے۔ مگر امام بدر جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں درج کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیزم محمد اسلم کا نکاح عزیزہ امۃ الحمید بیگم بنت قریشی عبدالرزاق صاحب پٹواری بمقام دولت پور ڈاک خانہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ پانچ صد روپے مہر پر مورخہ ۱۸ ہجرت ۱۳۴۷ کو کرم قریشی عبدالرزاق صاحب نے خود پڑھا۔ مورخہ ۱۹/۵/۶۸ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۲۰/۵/۶۸ بعد نماز مغرب دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بھی شریک ہو کر دعا فرمائی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ ہر دو خاندانوں کو مبارک کرے۔

(عبدالرحمٰن پوسٹل کلرک ربوہ)

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ کا

شہرہ دور معروف دواساز ادارہ جس میں

عرق، شربت

تازہ بتازہ صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں نیز ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ ہر وقت تیار ملتی ہیں

اپنی

جملہ طبی ضروریات کیلئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کو یاد رکھیں

الفضل میں اشتہار

دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

میں

علمی تقاریر کا پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہِ وفا (جولائی) میں یہ کلاس جاری رہے گی، اس میں قرآن کریم، حدیث نبوی، علم کلام، اور ادب عربی کے اسباق کے علاوہ علمی تقاریر کا بھی پروگرام ہے۔ انشاء اللہ یکم تاریخ کو صبح سات بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر سرگودھا اور محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ بھی طلبہ سے مختصر خطاب فرمائیں گے۔ سارے ماہ وفا (جولائی) میں روزانہ ایک ایک علمی تقریر بھی ہوا کرے گی جس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل پروگرام منظور فرمایا ہے جسے احباب بالخصوص طلبہ و طالبات کی آگاہی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ ہر روز کے مقررہ عنوان پر مختصر مطبوعہ نوٹ طلبہ میں پہلے سے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں، جن سے طلبہ مستقل فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس سال بھی انشاء اللہ العزیز یہ طریقہ جاری رہے گا۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار ابوالعطاء
(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

تاریخ	مضمون	مقرر	متبادل پروگرام
یکم وفا	جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن	محترم مولوی نسیم سیفی صاحب	محترم حافظ قدرت اللہ صاحب
۲ "	نزول و جمع قرآن	" مولانا محمد صادق صاحب	" مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری
۳ "	تفسیر قرآن کے اصول	" شیخ مبارک احمد صاحب	" شیخ نور احمد صاحب منیر
۴ "	سوال و جواب		ابوالعطاء
۵ "	جمعہ		
۶ "	اہم تفاسیر کا تعارف	" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	" سید عبدالحی صاحب
۷ "	وفات مسیح از روئے قرآن	" نذیر احمد صاحب مبشر	" مولوی قمرالدین صاحب
۸ "	وفات مسیح از روئے حدیث	" صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	" محمد یوسف صاحب سلیم
۹ "	ختم نبوت کی حقیقت		" قاضی محمد نذیر صاحب
۱۰ "	فیضانِ نبوت محمدیہ از روئے قرآن	" مولوی غلام باری صاحب سیف	" مولوی محمد یوسف صاحب سلیم
۱۱ "	سوال و جواب		ابوالعطاء
۱۲ "	جمعہ		
۱۳ "	فیضانِ نبوت محمدیہ از روئے حدیث	" قاضی محمد نذیر صاحب	" مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین
۱۴ "	صداقت حضرت مسیح موعود (قرآن مجید سے)	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	" شیخ مبارک صاحب
۱۵ "	صداقت حضرت مسیح موعود از روئے تاریخ	" سید عبدالحی صاحب	" مولوی عبدالباسط صاحب
۱۶ "	حضرت مسیح موعود کا عشق رسول	" پروفیسر نصیر احمد خان صاحب	" مولوی لطف الرحمٰن صاحب بشیر
۱۷ "	عیسائیت کے عقائد پر تبصرہ	" میر محمود احمد صاحب	" گیانی واحد حسین صاحب
۱۸ "	سوال و جواب		
۱۹ "	جمعہ		
۲۰ "	مقام خلافت	" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	" مولوی دوست محمد صاحب
۲۱ "	احمدیت کا مستقبل	" مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ	" امین اللہ خان صاحب سالک
۲۲ "	اناجیل کی الہامی حیثیت	" مولوی عطاء المجیب صاحب راشد	" مولوی نورالحق صاحب تنویر
۲۳ "	جمع و تدوین حدیث	" مولوی خورشید احمد صاحب	" مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۲۴ "	مسلمانوں کے چند بڑے فرقے	" " دوست محمد صاحب	" " عمر صادق صاحب
۲۵ "	سوال و جواب		ابوالعطاء
۲۶ "	جمعہ		
۲۷ "	تدوین فقہ اور مذاہب اربعہ	" ملک سیف الرحمٰن صاحب	" محمد احمد صاحب ثاقب
۲۸ "	خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین	" مسعود احمد خان صاحب دہلوی	" غلام احمد صاحب بدوملہی
۲۹ "	تبلیغ اسلام کی جدوجہد کی سلائیڈز	" شبیر احمد صاحب	
۳۰ "	قرآن مجید اور علوم جدیدہ	" پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب	" پروفیسر نصیر احمد خان صاحب
۳۱ "	(بروز جمعہ) اختتامی اجلاس		

ہڈرز فیلڈ میں پارک شائر کے احمدی احباب کا پہلا جلسہ سالانہ

مقامی احباب کے علاوہ لندن کے احمدی احباب نے بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کی

لندن (بذریعہ تار) انگلستان سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ:-

حلقہ پارک شائر کے احباب نے اپنا پہلا جلسہ سالانہ ۲۴ ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ ہڈرز فیلڈ میں منعقد کیا۔ علاقہ پارک شائر کے احباب کے علاوہ لندن سے بھی ۳۹ احباب کی ایک جماعت نے ہڈرز فیلڈ پہنچ کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ میں انگریزی اور اردو کے دو علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے انگریزی اجلاس میں امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد رفیق نے "اسلامی تعلیم" کے موضوع پر تقریر کی اس اجلاس میں بہت سے انگریز باشندے اور عیسائی پادری بھی آئے ہوئے تھے تقریر کے اختتام پر انہوں نے متعدد سوالات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔

تیسرے پہر اردو اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مکرم کمال الدین صاحب امیر و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ، مکرم لطیف احمد صاحب طاہر اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اہم دینی اور علمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

اسی روز شام کو قادیان اور ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے سلائیڈز دکھائے گئے۔

گزشتہ سال مرکزی و صوبائی حکومتوں کی آمدنی ۱۸ ارب تک پہنچ گئی

قومی اسمبلی میں ۶۸-۱۹۶۷ء کا سالانہ ترقیاتی جائزہ پیش کر دیا گیا

راولپنڈی ۴ جون۔ ۶۸-۱۹۶۷ء کے دوران پاکستان میں ہونے والی اقتصادی ترقی کا جائزہ کل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اس سال مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی مجموعی آمدنی کا تخمینہ ۱۸ ارب ۴۸ کروڑ روپے ہے۔ جب کہ اس سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق یہ رقم ۱۷ ارب ۴۲ کروڑ روپے ہونی چاہیئے تھی۔ اسی طرح ۶۸-۱۹۶۷ء میں مختلف اقدامات کے نتیجہ میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی آمدنی میں ۱۴ ۲ فیصد اضافہ ہوا۔ اقتصادی جائزہ وزیر خزانہ جناب ایم ایم حنیف کی طرف سے قومی اسمبلی کے ارکان میں بجٹ سے پہلے کی ایک دستاویز کے طور پر تقسیم کیا گیا۔ یہ جائزہ وزارت خزانہ کے شعبہ اقتصادی امور نے تیار کیا ہے۔

ترقیاتی جائزے میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی مالی پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ اقتصادی ترقی کی رفتار بدستور تیز رہے اور وہ ہر لحاظ سے مستحکم اور خود کفیل ہوتی رہے اس پالیسی کی عکاسی ۶۷-۱۹۶۶ء کے مرکزی اور صوبائی بجٹوں میں ملتی ہے۔ اس سال ملکی معیشت کو متعدد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں بیرونی امداد کے حصول میں کمی بجلی کی شدید قلت پاک بھارت جنگ کے سبب دفاعی اخراجات کا بڑھنا نیز بوجہ پچھلے برسوں کا مالی پھیلاؤ اور ناموافق موسمی حالات کے تحت زرعی پیداوار میں کمی شامل ہیں۔ ان تمام دشواریوں اور مشکلات کے باوجود معیشت صحت مند رہی اور اس میں توسیع کا عمل جاری رہا اس کی وجہ یہ تھی کہ معیشت بنیادی طور پر مستحکم تھی۔ اور حکومت اس دوران اصلاحی اقدامات کرتی رہی۔ ان اقدامات کے نتیجہ میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے بجٹوں میں واضح ترقی ہوئی۔ اور ۶۸-۱۹۶۷ء میں ان کی آمدنی میں ۱۴ ۲ فی صد اضافہ ہو گیا۔

درخواستِ دعا

ماریشس میں میرے بہنوئی محمد تیجو کو گرنے سے ریڑھ کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی ہے وہ آج کل ہسپتال میں داخل ہیں۔ اسی طرح میرے بھائی عیسیٰ خان کے لڑکے کی سائیکل پر سے گرنے کے باعث بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے نیز میری بھانجی ماریشس میں بعارضہ قلب بیمار ہے مزید برآں مجھے بھی چارپائی پر سے گرنے سے کولہے کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ ہم سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جمیلہ بنت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم
ربوہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴